قالین بافی

قالین بافی کے دستکار اپنی انگلیوں میں بھرے جادوئی ہنر سے اس صنعت کو زندہ رکھے ہوئے ہیں۔ اگرچہ قالین بافی میں دستکاروں کی تعداد اب کم ہو رہی ہے۔ تاہم اس کے باوجود کچھ دستکار اس صنعت کو زندہ رکھتے ہوئے قالین بافی میں ایک نئی تاریخ رقم کر رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ ہوسکتا ہے کہ قالین بافی پاکستان میں گیارہویں صدی سے پہلے پہلے مسلمان فاتحین، افغان غزنویوں اور غوریوں کے آنے سے ہی متعارف کرائی گئی ہو۔ سولہویں صدی کے اوائل میں مغل سلطنت کے آغاز تک اس کا زیادہ پختہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے، جب تیمور کے آخری جانشین، بابر نے کابل، افغانستان سے ڈھاکہ، بنگلہ دیش تک اپنی حکمرانی میں توسیع کی اور مغل سلطنت کی بنیاد رکھی۔ مغلوں کی سرپرستی میں، مقامی کاریگروں نے فارسی تراکیب اور ڈیزائن اپنائے اور خوبصورت قالین تیار کیے۔ اُس وقت پنجاب میں بنے ہوئے قالین مغل فن تعمیر میں پائے جانے والے نقشوں اور آرائشی طرزوں کا استعمال کرتے تھے۔

مغل دور میں، جنوبی ایشیاء میں بنے قالین اس قدر مشہور ہو گئے کہ ان کا مطالبہ بیرون ملک پھیل گیا۔ ان قالینوں نے مخصوص ڈیزائن اور اعلیٰ گرہ کثافتوں کو بڑھایا۔ جہانگیر اور شاہ جہاں سمیت مغل بادشاہوں کے لئے بنے قالین بہترین معیار کے تھے۔ شاہ جہاں کے دور میں، مغل قالین بافی نے ایک نئی جمالیات کا آغاز کیا اور اپنے کلاسیکی مرحلے میں داخل ہوا۔

قالین بافی کی اس صنعت سے وابستہ لوگ حکومت کی جانب سے کوئی خاص مدد نہ ملنے پر مایوس ہیں۔ مشینوں سے تیار کردہ قالین اور حکومت کی عدم توجہی کی وجہ سے یہ صنعت دم توڑتی ہوئی نظر آتی ہے۔ کاریگروں کا مزید کہنا ہے کہ اس کام میں کاریگر کی جو کمائی ملتی ہے اس سے ان کا چولہا بھی نہیں جلتا، یہی وجہ ہے کہ یہ صنعت زوال پذیر ہو رہی ہے۔

دستکاروں کا یہ بھی کہنا ہے کہ پرانے دور میں انہیں اچھی خاصی مزدوری ملتی تھی تاہم آج انہیں وہ مزدوری نہیں مل پاتی۔ اسی وجہ سے نئی نسل بھی اس صنعت سے دوری اختیار کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔ اب انگلیوں پر گنے چنے قدیم اور روایتی دستکار ہی اس کام سے جڑے ہوئے ہیں۔ تاہم انہیں بھی یہ ڈر ستانے لگا ہے کہ کہیں آنے والے وقت میں یہ صنعت دم نہ توڑ جائے۔ قالین صنعت کو نئی جلا بخشنے، جدید تقاضوں کے عین مطابق بنانے اور دم توڑتی قالین بافی میں نئی روح پھونکنے کے لیے اہم اور موثر اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے۔